پاکستان میں جھوٹے مدعیانِ نبوت کی

بڑھتی ہوئی جسارت کا اصل محرِّک!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفی

رمضان المبارک ۱۴۴۴ھ کا مہینہ جہاں پاک فطرت اور پاکیزہ قلوب مسلمانوں کے لیے خیر و برکت اور رحمت و مغفرت کا باعث بنا ہے کہ اس ماہِ مبارک میں ایسے مسلمان نماز، روزہ، تراویح، صدقہ، خیرات، تلاوت، ذکر و استغفار اور اعتکاف کے ذریعے گناہوں کی بخشش اور آخرت میں نجات و فلاح کے لیے مقدور بھر مساعی اور کوششیں کرتے رہے، جس سے شیطان کو اپنی سال بھر کی محنت اور کوشش رائیگاں ہوتی نظر آئی، وہاں اس نے اس نورانی ماحول اور نیکیوں کی برسات کے موسم میں کچھ بدفطرت اور ناپاک دل اپنے آلۂ کاروں کو سادہ لوح مسلمانوں کے دین و ایمان کو خراب اور غارت کرنے کے لیے مختلف دعاوی کا ڈھونگ بھی رچانے کے لیے کھڑا کردیا۔

اس رمضان المبارک میں ہمارے ملک پاکستان کے تین شہروں میں مسیلمہ کذاب، مرزا قادیانی، گوہر شاہی اور یوسف کذاب کی طرح تین ڈھونگی لوگوں نے یہ ڈھونگ رچایا ہے۔ ان میں سے ایک سید احمد رضوی نامی شخص ہے جو ایک عرصہ سے کراچی میں سلسلۂ وارثی کا سجادہ نشین اور پیر بنا ہوا تھا۔

تفصیلات کے مطابق گزشتہ روز گلبرگ پولیس نے فیڈرل بی ایریا بلاک ۱۳ میں چھاپہ مار کر سید احمد رضوی نامی ایک پیر کو گرفتار کیا ہے جو کہ علاقے میں کئی سال سے پیری مریدی کا کام کر رہا تھا۔ ایس ایچ او اشرف جوگی کا کہنا ہے کہ گرفتار شخص کی جانب سے ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر پوسٹ کی گئی تھی، جس میں یہ شخص خود کو امام مہدی ثانی قرار دے رہا تھا، جس کے بعد کراچی کے مذہبی حلقوں سمیت عام شہریوں میں مذکورہ شخص کے خلاف شدید اشتعال پھیل گیا۔ اس پر پولیس نے شناخت کرنے کے بعد رہائش گاہ پر چھاپہ مار کر اسے گرفتار کرلیا اور سخت حفاظتی انتظامات میں تھانے منتقل کر دیا ہے۔

اسی طرح دوسرا جھوٹا مدعیِ نبوت خرم اسلام راولپنڈی میں گرفتار کیا گیا اور اس کے خلاف توہینِ رسالت کا مقدمہ درج کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ شب تقریباً سوا آٹھ بجے کے قریب ایک شخص نے راولپنڈی کے علاقے صادق آباد کی جامع مسجد تقویٰ میں آکر رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ مذکورہ کذاب شخص کی شناخت خرم اسلام کے نام سے ہوئی ہے۔ مذکورہ شخص کی جانب سے توہینِ رسالت کا ارتکاب کیے جانے پر جامع مسجد تقویٰ کے خطیب ممتاز عالم دین مفتی مجیب الرحمٰن نے امن وامان کا مسئلہ پیدا ہونے کے خدشے کے پیش نظر مذکورہ کذاب شخص کو اپنی تحویل میں لے کر راولپنڈی پولیس کے اعلیٰ حکام سے رابطہ کر کے مذکورہ شخص کے خلاف بلاتاخیر قانونی کارروائی کرنے کی درخواست کی۔ مفتی مجیب الرحمٰن کی جانب سے رابطہ کیے جانے کے بعد راولپنڈی پولیس کے اعلیٰ حکام کی ہدایت پر ایس ایچ او تھانہ صادق آباد پولیس کی بھاری نفری کے ہمراہ جامع مسجد تقویٰ پہنچے اور توہینِ رسالت کا ارتکاب کرنے والے مذکورہ شخص کو حراست میں لے کر نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا، جس کے بعد مفتی مجیب الرحمٰن مذکورہ شخص کے خلاف مقدمے کے مدعی محمد وقاص اور دیگر رفقاء کے ہمراہ اندراجِ مقدمہ کے لیے تھانہ صادق آباد پہنچے۔ مذکورہ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی بعض مذہبی جماعت کے کارکنان تھانہ صادق آباد پہنچنا شروع ہوگئے اور انہوں نے احتجاج کی کوشش کی، جس پر مفتی مجیب الرحمٰن نے کسی بھی شخص کو مذکورہ واقعہ کے متعلق تھانے کے سامنے احتجاج کرنے سے روک دیا اور کہا کہ ہم اس مقدمے کو دیکھ رہے ہیں، جب پولیس ہمارے ساتھ مکمل تعاون کر رہی ہے اور توہینِ رسالت کے مرتکب شخص کے خلاف قانونی کارروائی کے لیے تمام تقاضے پورے کیے جا رہے ہیں تو کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ امن وامان کا مسئلہ پیدا کرے۔ بعد ازاں مفتی مجیب الرحمٰن کی کاوشوں کے نتیجے میں رات گئے مذکورہ کذاب شخص کے خلاف توہینِ رسالت اور توہینِ مذہب کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کرلیا گیا۔ علاوہ ازیں ایس پی راول

فیصل سلیم اور ایس ایچ او تھانہ صادق آباد نے جامع مسجد تقویٰ آکر ممتاز عالم دین مفتی مجیب الرحمٰن سے ملاقات کرکے خصوصی طور پر ان کا شکریہ ادا کیا کہ ان کی قابلِ تحسین کارکردگی کی وجہ سے توہینِ رسالت کے مذکورہ واقعہ کے رونما ہونے پر راولپنڈی شہر میں کسی بھی قسم کا امن وامان کا مسئلہ پیدا نہیں ہوا۔ ایس پی نے یقین دہانی کرائی ہے کہ پولیس مذکورہ شخص کے خلاف مقدمے میں تمام قانونی تقاضوں کو پورا کرے گی اور مفتی مجیب الرحمٰن نے جو اعتماد راولپنڈی پولیس پر کیا ہے، اس پر پورا اُترے گی۔

اسی طرح تیسرا واقعہ فیصل آباد میں پیش آیا، جہاں نبوت کی جھوٹی دعویدار ملعونہ کی بہن اور بہنوئی کو گرفتار کیا گیا، جہاں میاں بیوی نے ویڈیو میں ملعونہ ثنا کی خرافات کی تائید کی تھی۔

نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والی ملعونہ ثنا عرف قیامت کی بہن حنا نواز اور اس کی خرافات کی گواہی دینے والے خاوند ڈاکٹر احمد نواز کو بیٹے سمیت حراست میں لے لیا گیا۔ فیصل آباد سے ملعونہ ثنا کی بہن حنا انجم کا ویڈیو بیان سوشل میڈیا پر سامنے آیا تھا جس میں اس نے کہا تھا کہ (نعوذ باللہ) اس کی بہن ثنا عرف قیامت نے لاہور میں رسالت کا جو دعویٰ کیا ہے، میں اس کی تائید کرتی ہوں۔ ہمیں خواب میں الہام ہوتا ہے۔ حنا انجم نے مزید کہا کہ ہمارا سات سال سے روحانیت کا سلسلہ ہے۔ اس دوران موقع پر حنا کا شوہر ڈاکٹر احمد نواز بھی موجود تھا، جو ملعونہ کے دعووں کی تائید کرتا رہا تھا۔ تھانہ نشاط آباد پولیس نے ملعونہ کو اس کے ڈاکٹر خاوند اور بیٹے سمیت گرفتار کرکے زیر دفعہ ۲۹۵-اے، بی اور سی مقدمہ نمبر 621/23 درج کرلیا۔

سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کے اسباب اور محرکات کیا ہیں؟ اور اس کے سدِ باب کی کیا صورت ہونی چاہیے؟ اس سلسلے میں نہایت غور وفکر کی ضرورت ہے۔ ہمارے خیال میں ایسے لوگوں کو یہ جرأت اس لیے ہوتی ہے کہ بعض دین دشمن اور ملک دشمن این جی اوز اور قادیانیوں کے لے پالک ان کی پشت پر ہوتے ہیں، جو انہیں مال ودولت، بیرونی ممالک کی نیشنلٹی اور ان کے معیارِ زندگی کو بلند کرنے کا لالچ دے کر انہیں اس طرح کے گھناؤنے اور جھوٹ پر مبنی دعاوی کرنے پر اُکساتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بظاہر یوں محسوس ہوتا ہے کہ قادیانیوں اور دین دشمنوں کو یہ یقین ہوگیا ہے کہ پاکستان میں مسلمانوں کے اربابِ اقتدار اور بااختیار لوگوں کی دینی اور ملی غیرت کا جنازہ نکل گیا ہے۔ اب وہ اپنے ذاتی مفادات، پاکستان میں اقتدار اور کرسی کے لیے تو لڑ سکتے ہیں، مگر دین ومذہب اور اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے نام پر ان کے پاس کوئی وقت نہیں ہے، کیونکہ ان لوگوں کو شاید دین ومذہب اور

اللہ ورسول (ﷺ) کی کوئی ضرورت نہیں، لہٰذا ان کی توہین وتنقیص اور گستاخی و بے ادبی کے خلاف کسی قسم کے ردِعمل کو روشن خیالی کے خلاف تصور کرتے ہیں، بلکہ ایسے کسی ردِعمل کو تنگ نظری کے مترادف سمجھتے ہیں۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ دین دشمن آئے دن اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی توہین وتنقیص کرتے ہیں، شعائرِ اسلام اور مقدسات کا مذاق اُڑاتے ہیں اور مسلمانوں کے دین ومذہب کو نشانہ بناتے ہیں، مگر مسلمانوں کے بڑوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی، بلکہ ایسے بدباطن گستاخوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی ضروری نہیں سمجھی جاتی، چنانچہ اس قسم کے گھناؤنے واقعات کی نہ صرف یہ کہ بھرمار ہے، بلکہ آئے دن اس قسم کے واقعات اور سانحات رونما ہوتے ہیں اور ان کے مرتکب مجرم بلاخوف وخطر دندناتے پھرتے ہیں، مگر ہمارا ملکی قانون اور ہماری حکومت وعدلیہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔

دیکھا جائے تو ایسی صورتِ حال ہی عوام کو راست اقدام کرنے اور قانون کو ہاتھ میں لینے پر مجبور کرتی ہے اور ایسے موذیوں اور بدباطنوں کو ٹھکانے لگانے کے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ اگرچہ کوئی بھی محبِ وطن اور آئین وقانون کا پابند کسی بھی اعتبار سے قانون کو ہاتھ میں لینے کی تائید نہیں کرسکتا، جیسا کہ ان مذکورہ بالا واقعات میں مسلم زعماء اور علمائے کرام نے قانون کو ہاتھ میں لینے سے عوام الناس کو بڑی حکمت، تدبر اور دانشمندی سے روکا، جس کا پولیس نے مفتی مجیب الرحمٰن صاحب کے پاس جاکر برملا اعتراف اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ اگر حکومت، انتظامیہ اور ہماری عدلیہ وقت پر قانون کے مطابق ان کو قانون کے شکنجے میں کس لے اور ان کو سزائیں دے تو کہیں بھی قتل وغارت گری اور دنگا وفساد کی نوبت ہی نہ آئے۔

خلاصہ یہ کہ ایسے دین دشمنوں اور بدباطنوں کو وقت پر اور قانون کے مطابق سزائیں نہ دینا ہی ان کو اللہ ورسول (ﷺ) اور شعائرِ اسلامی کی توہین وتنقیص اور گستاخی و بے ادبی کرنے پر اُکساتا ہے، لہٰذا حکومت، انتظامیہ اور عدلیہ سے ہماری درخواست ہے کہ وہ ایسے مجرموں کو گرفتار کرکے قرارِ واقعی سزا دے اور آئندہ ہمیشہ کے لیے ایسے اقدامات کا سدِباب کرے، إن أريد إلا الإصلاح مااستطعت وما توفيقي إلا بالله.

وصلی اللہ تعالٰی علٰی خیر خلقہٖ سیدنا محمد وعلٰی آلہٖ وصحبہٖ أجمعین

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....